# نوحہ مولا عباسؑ

کربلا کے دشت میں حیدرؑ نما عباسؑ ہے
علقمہ خیبر ہے تو خیبر کشا عباسؑ ہے

رد کسی صورت نہ ہوگی اپنا تو ایماں ہے یہ
فاطمہ زہراؑ کے ہونٹوں کی دعا عباسؑ ہے

نہر ہے قبضے میں پھر بھی تشنہ لب ہے باوفا
خود وفا بولی وفا کی انتہا عباسؑ ہے

آؤ دیکھو معجزہ زندہ اگر دیکھا نہیں
ہیں علیؑ معجز نما اور معجزہ عباسؑ ہے

کر رہا ہے دستگیری کر کے ہاتھوں کو قلم
کیوں نہ ہو بالی سکینہؑ کا چچا عباسؑ ہے

رب نے کاغذ پر وفا لکھ کر قلم کو رَکھ دیا
عقل حیراں ہے وفا لکھی ہے یا عباسؑ ہے

بن گئے لاکھوں خدا لاکھوں نبی خود ساختہ
لاؤ دنیا میں جو کوئی دوسرا عباسؑ ہے

298

ہے علیؑ نامِ خدا نامِ خدا نامِ علیؑ
اب خدا جانے علیؑ جانے کہ کیا عباسؑ ہے

کون کہتا ہے کہ ہم بے آسرا دنیا میں ہیں
دھر میں ہر ماتمی کا آسرا عباسؑ ہے

ہاں انہیں مخدومہِ کونینؑ نے بیٹا کہا
وسعتِ کون و مکاں سے بھی بڑا عباسؑ ہے

اُسکی نسلوں کو سکینہؑ بخش دیتی ہیں وفا
جس دعا میں بھی تمہارا واسطہ عباسؑ ہے

مجلسِ تشنہ لباں میں علقمہ کے واسطے
موج ہے فرشِ عزا اور مرثیہ عباسؑ ہے

مشک کے چھدنے کا غم پیاسی سکینہؑ کا الم
رنج و غم سے کرب سے خود کربلا عباسؑ ہے

المدد عباسؑ آؤ جلد ساحل سے ذرا
بے رِدا زینبؑ سرِ دشتِ جفا عباسؑ ہے

پرسہ داروں کیلئے ریحانؔ خود نوحہ ہے یہ
میں نے اشکوں کی زبانی میں لکھ دیا عباسؑ ہے